روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 224 | جمعہ 7 جمادی الثانی 1418ھ 10 اخاء 1376ہش 10-اکتوبر 1997ء

جو شخص خدا کو عزت دیتا ہے خدا اسے عزت دیتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا در حقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے۔ وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔
تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قول زور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے۔ یہ سخت غلطی ہے' اگر کوئی ایسا سمجھے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطراراً سؤر کھالے' تو یہ امر دیگر ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دیدے تو وہ (دین حق) سے دور نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہراتا ہے۔ غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیان خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی' جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو۔ نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 281)

دیکھو! جس جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے' اسی قدر وہ ابدال کے زمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقائق (کلام الٰہی) نہیں کھلتے' جب تک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دل پر ہوتا ہے۔ پھر وہ روح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 284)

جماعت میں تفرقہ اندازی سے بڑھ کر ہلاکت کی کوئی راہ نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں احمدی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ پہلوں کے حالات سے نصیحت پکڑیں۔ پہلے مفسد ہوئے اب بھی ہوں گے اور یاد رکھو کہ فتنہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہی پیدا ہوا کرتا ہے۔ نتیجہ میں پہلوں کے حالات کو سامنے رکھ لو۔ اگر فتنہ کی راہوں سے بچنے کی کوشش نہیں کرو گے تو خوب یاد رکھو کہ ان لوگوں کا نتیجہ کیا ہوا تھا۔ جو ان کا انجام ہوا وہی تمہارا ہو گا۔ یعنی جماعت کی تباہی اور ہلاکت۔ ہمیشہ احتیاط کرو کہ کہیں فتنہ کا موجب نہ بن جاؤ۔ جماعت میں تفرقہ اندازی سے بڑھ کر ہلاکت کی راہ کوئی نہیں۔ جو رستہ پہلے خطرناک ثابت ہوا ہو۔ کوئی دانا اس رستہ پر نہیں چلتا کیا کوئی شخص ہے جو گلے پر چھری پھیر لیتا ہو۔ ہرگز نہیں۔ کیوں نہیں اس لئے کہ جانتا ہے کہ چھری پھیرنے سے گلا کٹ جائے گا۔ کوئی نہیں جو سانپ کے بچہ سے کھیلے۔ وہ جانتا ہے کہ سانپ ڈنک مارے گا جس سے جان جائے گی کوئی انسان نہیں دیکھا ہو گا جو جنگلی شیر کے منہ میں دیدہ و دانستہ اپنا ہاتھ ڈال دے کیونکہ جانتا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ شیر چیر پھاڑ کر ٹکڑے کر ڈالے گا۔
مگر فتنہ کی راہ اس سے بھی زیادہ تجربہ شدہ ہے۔ سانپوں کے ڈسے ہوئے بچ جاتے ہیں شیر کے پھاڑے ہوؤں کا علاج ہو جاتا ہے۔ آگ سے

باقی صفحہ 7 پر

اللہ تعالیٰ کو ہزار ہا عیب اپنے بندوں کے معلوم ہوتے ہیں مگر ظاہر نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ محترم مولوی رحمت علی خان صاحب سابق رئیس المربیان انڈونیشیا کے بڑے صاحبزادے مکرم چوہدری عطاء اللہ شاد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ' سپریم کورٹ حال مقیم ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ 5- اکتوبر 97ء کو بعمر 80 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔
آپ مکرم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر جماعت راولپنڈی کے داماد تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے بیگم محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی اور متعدد پوتے پوتیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے ڈاکٹر منصور خالد صاحب محکمہ صحت پنجاب میں نیوروسرجن ہیں آپ کی تدفین 6- اکتوبر 97ء کو ماڈل ٹاؤن کے احمدیہ قبرستان میں بعد فجر ہوئی۔
احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم شیخ محمد نعیم صاب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ لکھتے ہیں۔
محترمہ امتہ القیوم صاحبہ بنت محترم مرزا احمد شفیع صاحب (وفات یافتہ) دارالصدر شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم بشیر الدین کمال صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ سرگودھا محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے مورخہ 25-9-97 مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر ربوہ میں پڑھا۔
مورخہ 30- ستمبر بعد عصر تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ بارات سرگودھا سے ربوہ پہنچی۔ رخصتی کے موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اس تقریب میں محترم مرزا عبدالحق صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بہت بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم احمد خان ریحان صاحب چھنی تاجہ ریحان ضلع سرگودھا کا پوتا عبدالرحمان فیروز خان بعمر 5 سال کا الائیڈ ہسپتال میں بعارضہ رسولی دماغ پانچویں بار اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے بچہ کی صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10 اخاء 1376 ھش　　10 اکتوبر 1997ء

فضائل اور رذائل - جزا اور سزا

اس بات کی ہمیشہ تلقین کی جاتی ہے کہ بڑوں کا ادب کرو۔ بڑوں کا احترام کرو۔ بڑوں کی بات مانو اور اس بات پر عمل کرتے ہوئے لوگ اپنے ہی تجربہ سے معلوم کر لیتے ہیں کہ یہ نہایت مفید بات ہے۔ بڑوں کا ادب اور احترام کیا جائے تو انسان میں شائستگی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے اس بات کا احساس ہونے لگتا ہے کہ اس کی اپنی زندگی ہموار سے ہموار تر ہوتی چلی جا رہی ہے وہ اپنے ارد گرد سکون اور اطمینان کی فضا پاتا ہے۔ اور "بڑوں کی بات مانو" سے بھی اس طرح سکون حاصل ہوتا ہے کہ ان کی بات ماننے سے ہم بہتر نتیجہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم خود ٹامک ٹوئیاں مارتے رہیں۔ بڑوں نے جو کچھ تجربے سے سیکھا ہے اور جو کچھ وہ ہمیں بتاتے ہیں وہ ہمارے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ پس بڑوں کا ادب کرنے سے 'بڑوں کا احترام کرنے سے اور بڑوں کی بات ماننے سے ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے۔ نقصان کبھی نہیں ہوتا۔ ادب اور احترام سے بھی نقصان نہیں ہوتا۔ اور ان کی بات ماننے سے بھی نقصان نہیں ہوتا۔ اور اسی بات کو اگر ذرا آگے بڑھایا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ سب سے بڑا ہے اس لئے اس کا ادب اور احترام ضروری ہے اور اس کی بات کا ماننا ضروری ہے۔ جس طرح انسانوں میں سے بڑوں کا ادب اور احترام کرتے ہیں اور ان کی بات مانتے ہیں اس سے کہیں زیادہ ہم پر یہ بات لازم ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کا ادب کریں احترام کریں اور اس کی بات مانیں۔ وہ ہمیشہ ہماری بہتری چاہتا ہے ہماری کنہ تک کو جانتا ہے اور ہمیں جو کچھ کرنے کو کہتا ہے یا نہ کرنے کو کہتا ہے وہ ہمارے ہی فائدے کے لئے ہے اسے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس کے متعلق کوئی شخص کیسے ہی خیالات رکھے اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس کا ادب اور احترام نہ کرے اس کی بات نہ مانے تب بھی خدا تعالیٰ کی خدائی میں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ انسان کی اپنی ہی بدقسمتی اور نحوست ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا حق نہیں پہچانتا اور اس کا ادب اور احترام نہیں کرتا۔ اور اس کی بات نہیں مانتا۔ اگر ہم اس کی بات مانیں تو یقیناً ہماری زندگی میں سے ہر برائی زائل ہو جائے۔ اور ہر نیکی داخل ہونے کی کوشش کرے اور بڑی آسانی سے داخل ہو جائے۔ خدا تعالیٰ ہمیں برائیوں سے روکتا ہے اور نیکیوں کی طرف مائل کرتا ہے۔ پس اگر ہم اس کی بات مانیں تو یقیناً ایسا ہی ہو گا یعنی ہم برائیوں سے پرے ہٹتے چلے جائیں گے اور نیکیوں کے قریب آتے چلے جائیں گے۔ اور یہی انسانی زندگی کا مقصد ہے انسانی زندگی کے بہتر سے بہتر بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ برائیوں کا ازالہ کیا جائے اور نیکیوں کو پھیلاؤ ملے۔ جوں جوں برائیاں کم ہوتی ہیں اور نیکیوں کو پھیلاؤ ملتا ہے۔ انسانی معاشرہ بہتر سے بہتر ہوتا چلا جاتا ہے اور ایسا کرنے کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کا سلوک کریں۔ نیکی کا سلوک کرنے سے بھی برائیاں زائل ہوتی ہیں۔ اپنے دل سے بھی برائی زائل ہوتی ہے اور جس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا جاتا ہے اس کی برائیاں بھی زائل ہوتی ہیں۔ دراصل انسان نیک آدمی کو دیکھ کر نیک بننے کی کوشش کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا جاتا ہے تو اس کے دل سے کئی برے خیالات جو پہلے موجود تھے زائل ہو جاتے ہیں۔

پس انسانی معاشرے کو بہتر بنانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ نیکیوں کی طرف میلان ہو اور نیکیوں کی طرف میلان کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کا ادب کریں۔ اس کا احترام کریں اور اس کی بات مانیں۔ ایک اور بات جو ہمارے معاشرے کو زیادہ بہتر بنا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے دل میں یہ یقین پیدا ہونا چاہئے کہ اچھی باتوں کی جزاء اچھی ہے اور بری باتوں کی جزا بری ہے۔ اور پھر جزا اور سزا پر بھی غور کرنا چاہئے۔ بعض سزائیں ایسی ہیں کہ انسان کو رسوا کر کے رکھ دیتی ہیں۔ کون چاہے گا کہ وہ رسوا ہو۔ پس جزا اور سزا پر غور کرنے سے بھی معاشرہ بہتر بنتا ہے۔ کیونکہ انسان سزا کے خیال سے بدی کو چھوڑ دیتا ہے اور جزا کے خیال سے نیکی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور یہی دو باتیں ایسی ہیں جو انفرادی اور اجتماعی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ اس سلسلے میں ہم حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جس قدر عظمت الٰہی دل میں ہو گی اسی قدر فرمانبرداری کے خیالات پیدا ہوں گے۔ اور رذائل کو چھوڑ کر فضائل کی طرف دوڑے گا۔ کیا ایک اعلیٰ علوم کا ماہر جاہل سے تعلق رکھ سکتا ہے یا ایک ظالم طبع انسان کے ساتھ ایک عادل مل کر رہ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی برکتوں سے جو خوددار ہونے کے لئے سب سے ضروری بات صفات الٰہی کا علم حاصل کرنا اور ان کے موافق عمل در آمد کرنا ہے۔ اگر یہ اعتقاد بھی کمزور ہو تو ایک اور دوسرا مسئلہ ہے جس پر اعتقاد کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ترقی کر سکتا ہے۔ وہ جزا اور سزا کا اعتقاد ہے یعنی افعال اور ان کے نتائج کا علم۔ مثلاً یہ کام کروں تو نتیجہ یہ ہو گا تو برے نتائج پر غور کر کے انسان ہاں سعید الفطرت انسان برے کاموں سے جو ان نتائج بد کا موجب ہیں پرہیز کرے گا۔ اور اعمال صالحہ بجا لانے کی کوشش۔ یہ کہ دونوں اعتقاد نیکیوں کا اصل اصول اور جڑیں یعنی اول خدا تعالیٰ کی صفات اور محامد کا اعتقاد اور علم تاکہ قرب الٰہی سے فائدہ اٹھاوے۔ اور رذائل کو چھوڑ کر فضائل حاصل کرے۔

دوسرا یہ کہ ہر فعل ایک نتیجے کا موجب ہوتا ہے اگر بد افعال کا مرتکب ہو گا تو نتیجہ بد ہو گا۔ ہر انسان فطرتاً سکھ چاہتا ہے اور سکھ کے وسائل اور اسباب سے بے خبری کی وجہ سے افعال بد کے ارتکاب میں سکھ تلاش کرتا ہے مگر وہاں سکھ کہاں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ افعال اور ان کے نتائج کا علم پیدا کرے اور یہی وہ اصل ہے جس کو دین حق نے جزا اور سزا کے لفظوں سے تعبیر کیا ہے۔"

جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے یہ دو باتیں نہایت ضروری ہیں۔ اول تو یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی عظمتوں کا علم حاصل کرے اور اپنے دل میں اس کی عظمتوں کو میخ کی طرح گاڑ لے۔ جوں جوں وہ اس میں مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا اس کے رذائل دور ہوں گے اور فضائل اس کی زندگی میں شامل ہوتے چلے جائیں گے۔ اور دوسری بات یہ کہ وہ اعمال اور ان کے نتائج پر غور کرتا رہے۔ ہر برے عمل کا نتیجہ برا ہے اور ہر اچھے عمل کا نتیجہ اچھا ہے۔ اگر یہ بات اس کے دل میں راسخ ہو جائے تو وہ یقیناً بری باتوں کو چھوڑے گا اور اچھی باتوں کو اپنائے گا۔

خدا تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں ان باتوں پر غور کرنے اور ان پر صحیح طور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اے خدا تو ایسا ہی کر۔

انگلی پکڑ کے مجھ کو چلایا کرے کوئی
ہر چیز روشنی میں دکھایا کرے کوئی
تکمیل تک پہنچ نہ سکے گا مرا شعور
آسان بات مجھ کو سنایا کرے کوئی
مولا کریم میں ہوں ترا بندۂ ضعیف
تیری جناب تک مجھے لایا کرے کوئی

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم چوہدری احمد مختار صاحب

سابق امیر جماعت کراچی

پروین مختار

مجھ میں اتنی ہمت اور استطاعت نہیں ہے کہ میں اپنے محبوب شوہر مکرم و محترم جناب چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت کراچی کی ان گنت خوبیوں کو چند الفاظ میں قلم بند کرسکوں۔ میرا اور آپ کا ساتھ گیارہ سال اور پانچ ماہ پر محیط تھا۔ جس کا اکثر حصہ جدائی میں گزرا۔ جو وقت اکٹھے رہنے کا میسر آیا اس کا ایک ایک لحہ حسین و دلنواز یادوں سے بھرا پڑا ہے۔ آپ میرے بے انتہا ہمدرد و غمگسار تھے۔ میرے تمام غم و فکر اپنے وسیع دامن میں سمیٹ کر مجھے پر سکون ٹھنڈی چھاؤں کا سایہ بخش رکھا تھا۔

بہت سارے عزیز و اقارب نے دور و نزدیک سے آپ کی رحلت پر نہایت خوبصورت الفاظ میں اظہار تعزیت کیا۔ بہت سارے اہل قلم مہربانوں نے جماعتی اخبارات میں اور رسائل میں مضمون بھجوا کر موصوف کی خوبیوں کا تذکرہ کیا اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے امام نے مکرم جناب چوہدری صاحب کا جنازہ غائب پڑھانے سے پہلے بہت اعلیٰ رنگ میں آپ کی صفات کا ذکر فرمایا۔

اگرچہ مکرم جناب چودھری صاحب باقاعدہ طور پر واقف زندگی نہ تھے۔ لیکن اپنے آپ کو مکمل طور پر خدمت دین کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ آپ ایک مثالی خادم دین تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے حضرت امام جماعت الرابع کی خدمت میں باقاعدہ طور پر اپنے آپ کو اور اپنی بیوی (یعنی خاکسار کو) بطور واقف زندگی پیش کرنا چاہا۔ حضرت صاحب کی جانب سے جو جواب موصول ہوا وہ یہ تھا کہ۔ "آپ کی کون سی باگیں پہلے (امام جماعت) کے ہاتھ میں نہیں ہیں جواب پکڑا رہے ہیں ؟؟۔"

حضرت صاحب مکرم چودھری احمد مختار صاحب کے کام سے اور کراچی کی جماعت سے خوشنودی کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔

توکل علی اللہ اور محبت کلام الٰہی

آپ کو اللہ تعالیٰ پر بہت بھروسہ تھا۔ رضائے الٰہی کا حصول آپ کی زندگی کا مقصد تھا۔ کلام پاک کا گہری نظر سے مطالعہ کرتے۔ اور جب درس دیتے تو علم و معرفت کا خزنے بکھیرتے۔ دن میں زیادہ تر وقت زیر لب کلام الٰہی کا ورد کرتے رہتے۔ صبح جب سیر کو نکلتے تو مقرر کیا ہوا ہوتا تھا۔ کہ گراؤنڈ کے پہلے چکر میں کون سی سورتیں کتنی بار پڑھنی ہیں اور دوسرے میں کونسی اور تیسرے میں کونسی۔ پھر ایک کونہ میں بیٹھ کر لمبی دعا کرتے۔ اس وقت رقت کا عالم عجیب ہوتا۔ خشیت الٰہی سے کانپ رہے ہوتے۔ جن احباب نے دعا کی درخواستیں کی ہوتیں۔ ان کا نام لے لے کر دعائیں کرتے۔

اگر میں کسی بات پر فکر مند ہوتی تو فوراً میری توجہ دعا کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی مدد کی طرف کرتے۔ خود بارہا یہ بات دہرائی کہ "دنیاوی رشتے پر کسی طرح بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔ والدین۔ اولاد۔ بیوی بچے۔ بہن بھائی عزیز دوست سب دنیاوی بت ہیں اور میں نے بہت عرصہ پہلے سے یہ تمام بت توڑ دیئے ہوئے ہیں۔ مجھے سوائے خدا کے کسی پر کوئی بھروسہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی کا محتاج نہیں بنایا۔ میں خود کفیل ہوں کس پر بوجھ نہیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہ کرے۔"

مکرم چوہدری صاحب چار بہن بھائی تھے۔ چھوٹے بھائی عبدالغنی صاحب والد کی وفات کے بعد پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ محترمہ انتہائی صابر۔ باہمت اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے بچوں کی اس طریق پر پرورش کی کہ جماعت اور نظام جماعت کی محبت ان کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھر دی۔ لمبی عمر پا کر 1976ء میں فوت ہوئیں۔ مکرم چوہدری صاحب کا اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ بہت پیار تھا۔ جب ان کی آخری علالت کی اطلاع ملی تو آپ گاؤں کے لئے چل پڑے۔ والدہ بار بار ان کا نام لے کر پوچھتیں کہ "آگیا ہے؟" پھر آنکھیں بند کرلیتیں۔ جب یہ پہنچے اور والدہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ انہوں نے انہیں دیکھا اور جاں جان آفریں کے سپرد کر دی۔ مکرم چوہدری صاحب اپنی وفات یافتہ بیوی مکرمہ نصرت آرا بیگم صاحبہ کو نہایت عزت و احترام سے یاد کرتے۔ اور بہت قدردانی کے ساتھ انکی خدمات کا ذکر کرتے۔ مجھے فرماتے کہ ہماری فوت شدہ ساتھی۔ ہماری زندگی کی تاریخ کا ایک باب تھی۔ ہمیں ان کے ذکر خیر کو زندہ رکھنا چاہئے۔ چنانچہ میں ان کا نام آپا نصرت کر کے لیتی اور مکرم چوہدری صاحب میرے فوت شدہ میاں کا نام میاں صاحب کہہ کر ذکر کرتے۔ ایک دن فرمایا کہ آپ سے میاں صاحب کی تعریف سن کر میرے بھی دل میں ان کا احترام بیٹھ گیا ہے۔ پھر کچھ توقف کے بعد خود ہی مسکرادیئے اور فرمایا۔ اگر میاں صاحب زندہ ہوتے تو پھر میری آپ کی شادی کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔

مکرم جناب چوہدری صاحب نے میری بے حد عزت کی۔ مجھے کبھی تم کہہ کر نہیں بلکہ آپ یا پنجابی میں "تسی" کہہ کر بلاتے۔ میرے ساتھ کبھی ایک دفعہ بھی خفگی کا اظہار نہیں فرمایا۔ میری کمزوریوں اور غلطیوں کو درگزر فرماتے۔ اور میرا حوصلہ بڑھاتے رہتے۔ لندن میں قیام کے دوران گھر کے کاموں میں میرا ہاتھ بٹاتے۔ بازار سے سودا خریدنے میرے ساتھ جاتے۔ شروع میں ایک دفعہ شاپنگ ٹرالی میرے ہاتھ سے پکڑ لی۔ میں نے عرض کیا کہ یہاں یہ ٹرالی صرف عورتیں کھینچتی ہیں۔ آپ کو اگر کراچی جماعت کے کسی فرد نے دیکھ لیا تو کیا کہیں گے۔ آپ نے فرمایا "کیا کہیں گے۔ یہی نا۔ کہ بیوی کی مدد کر رہے ہیں" اس روز واقعی ہمیں کراچی کے ایک احمدی مل گئے۔ جو انہیں پہچان کر بھاگے آئے اور پھر اپنی کار میں ہمیں گھر پہنچایا۔ مکرم چوہدری صاحب بڑے ہی شوق سے ہمیشہ میرے ساتھ ضروریات زندگی کی خریداری وغیرہ کے لئے جاتے۔ ایک ایک چیز کے بارہ میں مفید مشوروں سے نوازتے۔ انتہائی تحمل اور بردباری کے ساتھ دکان پر بیٹھ جاتے۔ کبھی جلدی یا گھبراہٹ کا اظہار نہ کرتے۔ اکثر ایک گھنٹہ کی شاپنگ کے بعد فرماتے۔ آؤ کہیں بیٹھ کر کافی شافی پی لیں۔ پھر مجھے ایک واقعہ بتایا۔ کہ بہت برس پہلے کی بات ہے کہ ہم دو تین احمدی افراد آکسفورڈ سٹریٹ کے ایک چائے خانہ میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ ہماری میز کھڑکی کے پاس تھی۔ اتنے میں خاندان مبارکہ کی کچھ بچیوں کا وہاں سے گزر ہوا۔ جو کہ خریداری کے لئے وہاں سے گزر رہی تھیں۔ ان میں سے ایک بی بی جو کہ برقعہ میں تھیں۔ فوراً اندر آئیں اور فرمایا۔ "اچھا۔ تو آپ یہاں ہوٹل میں بیٹھ کر چائے پی رہے ہیں!!!۔ میں بتاؤں گی حضرت صاحب کو!!۔" وہ بی بی صاحبہ جن سے ہمیں بہت پیار بھی تھا۔ یہ کہہ کر واپس چلی گئیں اور ہم لوگ دیر تک ان کے اس لاابالی پن سے محظوظ ہوتے رہے۔

آپ کو پردہ کی پابندی کروانے کا بہت خیال ہوتا۔ جو بچے ان کی خدمت میں ہوتے اور جنہیں یہ اولاد کی طرح پیار کرتے۔ ان سے بھی میرا پردہ کرواتے۔ میں نے ایک بار عرض کیا کہ اب میری عمر اتنی زیادہ ہو گئی ہے۔ نظر اور کان کمزور ہو چکے ہیں۔ برقعہ اتار نہ دوں؟ آپ نے فرمایا ابھی نہیں۔

میں نے ان کی لال ٹوپی کا نام "ٹریڈ مارک" رکھا ہوا تھا۔ آپ بیت الذکر پہنچنے سے ذرا دیر پہلے ٹوپی بیگ سے نکال کر پہن لیتے۔ ایک دن میں نے عرض کیا۔ میرا خیال ہے کہ میں بھی نہ یہاں آکر نقاب پہن لیا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ ٹوپی پہننا افضل اور پسندیدہ امر ہے۔ جبکہ پردہ کرنا فرض ہے۔

میرے ایک علم دوست خاندان سے تعلق رکھنے کی انہیں بہت زیادہ قدر تھی۔ میری دادی جان استانی چراغ بی بی صاحبہ نے گوجرہ میں زنانہ سکول کا اجراء کیا تھا۔ آپ بہت خدا پرست صاحبہ کشوف و رؤیا صادقہ تھیں۔ موصیہ تھیں۔ اسی طرح میرے والد صاحب پیر محمد یوسف شاہ صاحب تایا جان سید محمد عبداللہ شاہ صاحب اور چچا جان کا تدریس سے تعلق تھا۔ میرے چچا جان احسن اسمٰعیل صدیقی صاحب کو ہر سال مکرم جناب چوہدری صاحب شوریٰ سے پہلے یا بعد میں گوجرہ پہنچ کر ملتے تھے۔ ان کی شاعری کی بے حد قدر کرتے۔

ایک اچھی بات

یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ اصل رازق خدا تعالیٰ ہے ہر وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے وہ کبھی رزق سے محروم نہیں ہوتا۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔

میں خود نہ شاعر ہوں اور نہ ادیب۔ لیکن چوہدری صاحب کی ذرہ نوازی کا کمال تھا کہ مجھے اپنا ہم مزاج اور مزاج شناس سمجھتے اور میرا بہت حوصلہ بڑھاتے۔

جب حضرت صاحب نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی معاونت کے لئے لندن کے کچھ افراد کو خدمت کا موقعہ دیا اور ان میں خاکسار کا نام آیا تو میں اپنی کم علمی اور نااہلی کے باعث کانپ سی گئی۔ خوش قسمتی سے چوہدری صاحب ان دنوں لندن میں ہی تھے۔ انہوں نے مجھے ڈھارس دی اور اس خوش بختی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور کام کی اہلیت کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کے لئے کہا۔ ساتھ یہ کہا کہ حضرت صاحب بہتر سمجھتے ہیں۔ وہ بہترین طور پر راہنمائی کریں گے۔ اور آپ کی توفیق کے مطابق ڈیوٹی لگائیں گے۔ بعد میں جب بھی میں نے چوہدری صاحب سے کہا کہ میں مستقل آپ کے پاس کراچی آجاؤں۔ آپ کا ایک ہی جواب ہوتا۔ بالکل نہیں۔ جو ڈیوٹی آپ کے پاس ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عطیہ ہے۔ کچھ عرصہ کے لئے رخصت لے کر آئیں۔ مستقل نہیں۔ اپنی آخری بیماری میں بھی مجھے کراچی آنے سے منع ہی کرتے تھے۔ حالانکہ ان کا دل چاہتا تھا کہ میں ان کے پاس موجود ہوں۔ اس بات کا اظہار انہوں نے میرے کراچی پہنچنے پر بے حد خوشی و مسرت کی صورت میں کیا۔ بار بار فرماتے تھے۔ بہت اچھا کیا ہے کہ آ گئی ہو۔ آپ نے بہت ہی اچھا کیا ہے کہ آگئی ہیں۔

آپ کو امام جماعت کے ساتھ عشق کی حد تک پیار تھا۔ حضرت امام جماعت الثالث کے ساتھ بے حد پیار تھا۔ ان کو بہت یاد کیا کرتے تھے۔ آخری بیماری کے وقت آپ حضرت امام جماعت الثالث کے پاس تھے۔ مجھے بتاتے تھے کہ حضرت صاحب نے میرے ساتھ بالکل تنہائی میں تقریباً ایک گھنٹہ باتیں کی تھیں۔ ایسی باتیں جو وہ کسی اور سے نہیں کرسکتے تھے۔ بعد میں ان کے بچوں میں کسی نے مجھ سے پوچھا کہ کیا فرمایا تھا۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ کو بتانا ہوتا تو حضرت صاحب خود ہی آپ کو بتاتے۔ جو بات میرے ساتھ کی ہے۔ وہ مجھ تک رہے گی۔

انتخاب امامت ثالثہ اور انتخاب امامت رابعہ دونوں مواقع پر آپ کو حاضر ہونے کی سعادت ملی۔

آپا نصرت کو اکثر افراد خاندان مبارکہ اور امام جماعت کی اپنے گھر پر مہمان نوازی کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کے بعد ان کے بیٹوں اور بہوؤں نے بھی مہمان نوازی کا یہ طریق جاری رکھا۔

مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب کو نظام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کے تقاضوں کا حد درجہ علم اور شعور تھا۔ مربیان سلسلہ کی بے حد عزت کرتے تھے۔ کارکنان اور خادمینِ سلسلہ کا بے حد احترام کرتے۔ گیسٹ ہاؤس کے ملازمین کا ہر طرح خیال رکھتے۔ آپ کے وسیع حلقہ احباب میں بڑے سے بڑے لوگ بھی ہوتے اور معمولی حیثیت والے بھی۔ آپ کا سلوک سب کے ساتھ یکساں ہوتا۔ بلکہ غریب طبقہ کی طرف زیادہ پیار و محبت کا جھکاؤ ہوتا۔ جب آپ کو کسی کی طرف سے دعوت نامہ ملتا۔ آپ اپنے لئے فرض قرار دے دیتے کہ ضرور پہنچنا ہے۔ کہ جب کوئی دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرنا چاہئے۔ نکاح ثانی کے بعد لندن میں ہی 30 '35 گھرانوں نے ان کو کھانے پر دعوت دی۔ لوگ بے حد عزت و احترام کے ساتھ ان کو لے کر جاتے اور اپنے گھر پر ان کا آنا اعزاز سمجھتے۔ خود مکرم چوہدری صاحب حد درجہ کے منکسر المزاج واقع ہوئے تھے۔ اپنے آپ آگے نہیں جاتے تھے۔ تصویر کھچوانے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ اور نہ ہی مجلس میں آگے بیٹھنے کا۔

چونکہ حضرت صاحب آپ کے ساتھ بے حد عزت و احترام کا سلوک فرماتے اور اہم موقعوں پر انہیں یاد فرماتے تھے۔ انگلستان کی جماعت نے بھی مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب کو بہت قدر و منزلت سے نوازا۔ اور کراچی کے احباب جو جرمنی' انگلستان اور دوسرے ممالک میں آباد ہوئے مکرم جناب چوہدری صاحب کی بے انتہا قدر اور عزت کرتے۔ یہ بھی اپنے ان تمام عزیزوں اور ساتھیوں کے ساتھ اپنے بہت قریبی رشتہ داروں کا سا سلوک کرتے۔ اور خود ان کے گھر ملنے کے لئے جاتے۔

آپ نہایت ہی نفیس اور صاف ستھری عادات کے مالک تھے۔ لباس سفید شلوار کرتہ کو ترجیح دیتے۔ گرمیوں ہلکے بوسکی رنگ کے کپڑے بھی پہن لیتے۔ سفید شلوار کے پائنچے میں ڈوری ضرور ڈلواتے۔ بوسکی کے کرتوں پر ہاتھ کی باریک سلائی ایک دن مجھے بڑے شوق سے دکھائی کہ دیکھو یہ محمود کی والدہ نے سلوائے ہوئے ہیں۔ اسی طرح وہ سویٹر بہت شوق سے پہنا کرتے جو محمود کی والدہ نے بنا ہوا تھا۔ بعد میں نہ صرف ان کو ہی بیٹی شاہدہ محمود ورک نے لندن کے موسم کے لئے موٹے سویٹر بن کر بھجوائے بلکہ مجھے بھی اپنے ہاتھ سے خوبصورت سویٹر بن کر ارسال کئے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے۔

اپنے ذاتی سامان کو بڑی حفاظت کے ساتھ رکھتے۔ کبھی کوئی جراب وغیرہ ادھر ادھر نہ پھینکتے۔ سفر پر جانے سے پہلے نہایت قرینے سے سامان باندھتے۔ مجھے ارشاد فرماتے سب سامان ایک جگہ رکھ دو میں پیک کروں گا۔ پھر کاغذ قلم لے کر فہرست بناتے جاتے اور سامان ترتیب سے پیک کرتے۔ ہر سفر میں یہی دستور تھا۔ فرماتے تھے کہ اگر کوئی سامان کی چیکنگ ایر پورٹ وغیرہ پر کرے گا تو آسانی رہے گی اور خود کو بھی معلوم ہو گا کہ کس بکس میں کیا ہے۔ اپنے بچوں اور عزیز و اقارب کے لئے بہت شوق سے تحفے خریدتے اور پھر ان پر ناموں کی چٹ لگا لیتے تاکہ یاد رہے۔ اور جس کی چیز ہے اسے پہنچ جائے۔ قادیان جاتے وقت میں نے اپنے سامان پر ایک ہی رنگ کے ربن باندھ دیئے۔ وہاں قافلہ کے سامان میں سے میرے بکس آسانی سے نکال لئے گئے۔ ان کو یہ ترکیب بہت پسند آئی اور پھر ہر سفر میں سوٹ کیسوں پر اور بیگ پر ربن باندھ لیتے۔ تاکہ سفر میں بھی کسی سے تبدیل نہ ہو جائیں اور آسانی سے پہچان کر وصول کر لئے جائیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے عشق و محبت کا احباب کو علم ہے کہ کتب حضرت بانی سلسلہ کا انڈیکس تیار کر رہے تھے۔ زندگی نے وفا نہ کی۔ اللہ کرے وہ کام مکمل ہو جائے اور ان کی محنت ضائع نہ ہو۔

آپ نے بہت بچپن میں احمدیت قبول کی تھی۔ آپ کی دونو بہنیں مکرمہ محمد بی بی صاحبہ اور مکرمہ رسول بی بی صاحبہ جانثار فدائی احمدی تھیں۔ نامساعد حالات کے باوجود دونو نے احمدیت کی نعمت اپنی اولادوں تک پہنچائی۔ ایک بھانجی نے آپ کی وفات پر لکھا۔ "...... میری ماں اور ماموں جان نے ویرانے میں پیدا ہو کر جنگلوں کو آباد کیا۔ صدیوں بعد کوئی احمد مختار پیدا ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں میں سے اور احمد مختار پیدا کرے ۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا۔

آپ کے قول و فعل میں کبھی کوئی تضاد نہیں ہوتا تھا۔ ہر بات اور ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتا آپ نے دوسری شادی ثواب کی خاطر کی۔ اپنے عزیزوں رشتہ داروں۔ واقف کاروں کے ساتھ تو آپ کا حسن سلوک مثالی تھا ہی۔ غیر از جماعت۔ ہمسائے۔ غیر ملکی۔ راہ چلتے لوگ بھی آپ کی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ قدم قدم پر آپ کی خدمت خلق کے نظارے دیکھے جا سکتے تھے۔

ہومیو پیتھک طریقہ علاج پر بہت دسترس تھی۔ اور اکثر فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کوئی مرض لا علاج نہیں ہے۔ انسان کو مایوس کبھی نہیں ہونا چاہئے۔ آپ جولائی 1986ء میں بیمار ہو گئے۔ تقریباً ایک ماہ تک اپنی علاج کرتے رہے اور ظاہر نہ کیا کہ کوئی تکلیف ہے۔ آخر جب حضرت صاحب نے فرمایا کہ ڈاکٹری علاج بھی کروا لینا چاہئے تو ہسپتال جانے پر رضا مند ہوئے۔ وہاں انہیں فوراً داخل کر لیا گیا اور بیماری "چہرہ کا فالج" بتائی۔ اور یہ کہا کہ آپ پہلے کیوں نہیں آئے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور چند روز کے بعد ہسپتال سے رخصت ملی۔ جو دوائیاں ڈاکٹروں کے خیال کے مطابق ساری عمر ان کو کھاتے رہنا تھیں۔ وہ انہوں نے اپنی قوت ارادی۔ توکل علی اللہ۔ ہومیو پیتھک علاج اور حضرت صاحب کی دعاؤں سے دو تین سال میں بند کر دیں۔ اور بیماری کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔ آپ بتاتے تھے کہ کئی سال آپ پہلے آپ کو رؤیا میں 86-7 کا ہندسہ دکھایا گیا تھا۔

آپ کو یہ تفہیم ہوئی کہ گویا جولائی 1987ء آپ کا اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت ہو گا۔ جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں شفا عطا فرمائی تو آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نئی زندگی عطا فرمائی ہے۔ جو کہ انڈیکس کا کام مکمل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطیہ ہے۔ گھر میں ہومیو پیتھی کی بیسیوں دوائیاں موجود رکھتے۔ اور خلق خدا کو فائدہ پہنچاتے۔ لندن میں ایک ہمسائی ہندو خاتون کمر اور ٹانگ کی درد سے بہت بیمار تھیں۔ چلنے سے معذور ہو گئی تھیں سارے علاج کر دیکھنے کے بعد مکان بیچ کر ہندوستان جانے اور حکیموں سے علاج کروانے کا ارادہ کر رہی تھیں۔ مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب نے میرے ساتھ جا کر ان خاتون کو بہت رقت بھری دعا کے ساتھ دوائی دی۔ چند روز کے بعد معلوم ہوا کہ انہوں نے کچھ کھانا پینا شروع کر دیا ہے۔ دو چار ماہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان خاتون کو شفا بخشی اور چار ماہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان خاتون کو شفا بخشی اور چار چھوٹے چھوٹے بچوں۔ میاں جو پوسٹ مین ہیں اور بوڑھی ساس۔ سب کو گھر کا چین نصیب ہوا۔ وہ سب بے حد مشکور ہوئے۔

میں نے کبھی انہیں فارغ بیٹھے نہیں دیکھا۔ وقت کی بے انتہا قدر کرتے تھے۔ گھر میں ان کی میز پر کتابیں۔ کاغذ۔ پن سیاہی۔ ہومیو پیتھک دوائیاں نہایت ترتیب کے ساتھ رکھی ہوتیں۔ اکثر وقت کچھ پڑھتے یا لکھتے نظر آتے۔ اہل خانہ کے ساتھ زیادہ باتیں نہیں کرتے تھے۔ سب کو ان سے بات کرنے میں ذرا سا حجاب اور تامل محسوس ہوتا۔ البتہ جب کبھی اپنے دوستوں میں بیٹھے ہوتے تو خوش گپیوں اور قہقہوں سے فضا گونج اٹھتی۔ خاص طور پر اگر محفل میں پنجابی چل رہی ہو۔

مکرم جناب چوہدری صاحب کا علم اس قدر وسیع تھا کہ میں مسحور اور متاثر ہو کر پوری توجہ سے ان کی باتیں سنتی۔ اردو ادب' انگریزی ادب' عربی زبان' فارسی زبان' گورمکھی زبان' کسی بھی زبان میں بات ہو ان کی معلومات کا خزانہ بہت وسیع تھا۔

ریڈرز ڈائجسٹ کے عمر بھر کے لئے خریدار تھے۔ اور تازہ پرچہ ان کے بیگ میں ہوتا۔ ہماری ایک ہمسائی نے اپنی بیٹی کا نام "نام "گور سمرن کور" رکھا۔ جب اس نے نام بتایا۔ تو مکرم چوہدری صاحب نے گورو بابا نانک صاحب کا ایک شعر بمعہ ترجمہ کے بتایا جس میں "سمریئے" کا لفظ آتا تھا۔

پنجابی کی کہاوتیں اور مثالیں بہت استعمال کرتے تھے۔ اور رشتہ داریوں کے لئے جو الفاظ پنجابی میں ہیں۔ آپ فرماتے تھے کہ کسی اور زبان میں نہیں ہیں۔ کبھی ترنگ میں ہوتے تو بہت دلچسپ لطیفے سنایا کرتے تھے۔

مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب کو کراچی کی جماعت کے ساتھ بہت پیار تھا۔ سب کو روحانی اولاد کی طرح سمجھتے۔ جب انگلستان کے جلسہ پر کراچی کا وفد آتا تو سب کو بھجوا کر آخر میں یعنی جلسہ سے ایک دو روز قبل خود پہنچتے۔ اور پھر ایک دو ماہ سے زیادہ یہاں قیام نہ کرتے۔ بس اپنی جماعت کا اور وہاں کے حالات فکر رہتا اور واپس جانے کے لئے بے قرار رہتے۔

پاکستان کے ساتھ بے انتہا محبت تھی۔ ان کو آسانی سے برٹش شہریت مل سکتی تھی دونوں ملکوں کی شہریت رکھ سکتے تھے۔ جس سے ان کو کچھ مراعات بھی حاصل ہوتیں۔ لیکن کبھی بھی برٹش شہریت کے لئے کوشش نہیں کی۔ بلکہ میرے اصرار پر یہی فرمایا کہ میں نے برٹش پاسپورٹ لے کر کیا کرنا ہے۔ پاکستان کے قدرتی وسائل اور زرخیزی کا اتنا زیادہ فخر تھا کہ یہ کہتے تھے کہ ایک دن اللہ نے چاہا تو پاکستان۔ جاپان کی طرح دنیا کے نقشہ پر زبردست طاقت بن کر ابھرے گا۔ دیکھ لینا۔ ملکی نظام خدا والے لوگوں کے ہاتھ میں آ لینے دو۔ جب جماعت کے افراد کی وہاں اکثریت ہو گی تو اللہ نے چاہا تو وہ بہترین ملک ہو گا۔ تمام دنیا سے لوگ واپس پاکستان بھاگیں گے۔ پھر ہم لوگ پونڈ اور ڈالر ایک ایک روپے کے عوض بھی نہیں لیں گے...

کسی نے کہا کہ اب تو شاید جماعت کا مرکز مستقلاً پاکستان سے باہر رہے گا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جس قوم نے زیادہ قربانیاں دی ہوں۔ جس سر زمین پر زیادہ خون بہا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے اس طرح نہیں چھوڑا کرتا۔ احمدیت کا غلبہ ہونے کی صورت میں اللہ نے چاہا تو امام جماعت پاکستان تشریف لائیں گے۔

جماعت کراچی کے گیسٹ ہاؤس میں حضرت صاحب کی جائے رہائش بالکل تیار کر کے بند کر رکھی تھی۔ مجھے بتایا کہ حضرت صاحب سے درخواست کی ہوئی ہے کہ کراچی کے رستہ واپس فتح و نصرت کے ساتھ تشریف لائیں گے۔ بس ایک گھنٹہ کا نوٹس کافی ہو گا۔ سب کام اور انتظامات تیار ہیں۔

مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب کی صحت وفات سے 6 ماہ قبل تک بہت اعلیٰ تھی۔ پیرانہ سالی کے باوجود ان تھک محنت اور لمبے لمبے سفروں کے عادی تھے۔ آپ خود اپنی صحت اور خوراک کا بہت خیال رکھتے۔ اور فرماتے تھے کہ 70 سال کی عمر کے بعد میں نے دراصل اپنی صحت کی طرف توجہ دینا شروع کی ہے۔ آپ ایک شاہانہ قسم کی زندگی گزارنے کے عادی تھے۔ دستر خوان پر ایک سے زیادہ مرغن۔ مصالح دار اور لذیز کھانے موجود ہوتے۔ آپ کو مرغی مچھلی اور گوشت بھنا ہوا۔ زیادہ پسند تھا۔ تیز مرچ والا سالن بالکل نہیں کھا سکتے تھے۔ سبزیاں زیادہ شوق سے نہیں کھاتے تھے۔ البتہ باریک کٹا ہوا انواع و اقسام کا سلاد کھانے سے پہلے کھا لیتے۔ دوپہر کا کھانا گیسٹ ہاؤس میں ہوتا آپ دوپہر کا کھانا گیسٹ ہاؤس میں کھاتے۔ یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ گیسٹ ہاؤس میں اپنے کھانے پینے کا خرچ خود اپنی جیب سے کرتے تھے۔ بلکہ خاص مہمانوں کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے۔ یا اپنے گھر پر تکلف دعوت دیتے۔ میں نے جب گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرنے پر حجاب محسوس کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں بالکل جماعت پر بوجھ نہیں ہوں۔ نہ صرف اپنا خرچ خود کرتا ہوں۔ بلکہ ملازمین کو جماعتی تنخواہ کے علاوہ اپنے پاس سے بھی وظیفہ دیتا ہوں۔ اس بارہ میں بے حد غیرت مندی کا مظاہرہ کرتے۔ ضرورت مندوں کی خاموشی سے مدد کرتے تھے۔ اور شام کا کھانا گھر پر بچوں کے ساتھ کھاتے۔ گھر والے ان کی پسند کے مطابق سوپ۔ تلا ہوا جھینگا اور سلاد ضرور کھانے میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلاناغہ شامل کرتے۔ پھل کے بہت شوقین تھے۔ صبح کی سیر کے بعد دودھ اور پھل کھاتے۔ ناشتہ 10-11 بجے کرتے۔ دوپہر کا کھانا عموماً 4 بجے شام کی چائے کے ساتھ تلی ہوئی مچھلی یا کباب ہوتے۔ اور شام کا کھانا 10 بجے کے بعد کھاتے۔ آخری سالوں میں بہت تھوڑی مقدار میں کھانا کھاتے تھے۔ سارا دن اپنے بیگ میں خشک میوہ رکھتے اور اپنے ارد گرد کے تمام لوگوں کو اس میں حصہ دار بناتے۔ ان کی خشک میوہ کھانے کی عادت کا سب کو علم ہو چکا تھا۔ اور ان کے بچوں نے خوبصورت کڑھائی والی تھیلیاں بنا کر دے رکھی تھیں۔ سات آٹھ قسم کے میوہ جات خرید کر رکھ لیتے اور گھر سے نکلنے سے پہلے ایک تھیلی میں ڈال کر بیگ میں رکھ لیتے تھے۔

لندن قیام کے دوران ان کے کھانے پینے کے طریق میں جو فرق آجاتا کبھی اس کی شکایت یا گلہ نہیں کیا۔ بلکہ اگر کبھی یہاں کی سوغاتیں فش اینڈ چپس یا Pizza کھانا پڑتیں تو بہت مزے سے کھا لیتے۔

مکرم چوہدری صاحب کی بہت کوشش ہوتی کہ گھر کے کاموں میں میری مدد کریں۔ برتن دھونے۔ سبزی کاٹ کر رکھنے۔ سوکھنے کے لئے کپڑے باہر ڈالنے وغیرہ کی کوشش کرتے۔ اپنے اکثر کام خود کرتے تھے۔ ایک کریم جلد پر ملنے والی خود تیار کرتے۔ اور اس میں ایسی ادویات ڈالتے مثلاً وٹامن وغیرہ کہ انسان ہر قسم کی جلدی امراض سے محفوظ رہتا۔ آپ باقاعدہ دن میں دو مرتبہ چہرہ اور جسم پر یہ کریم لگاتے جس سے ان کے چہرہ اور جسم پر جھریوں کے نشانات نہیں تھے۔ سفید لباس۔ سرخ و سفید دمکتا ہوا چہرہ اور ایک عجیب قسم کی طمانیت۔

مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب کی طبیعت خشک نہیں تھی۔ بہت زندہ دل تھے نفیس اور لطیف مزاح گفتگو میں دلچسپی پیدا کرتا۔ آپ انگریز شاعروں کے اشعار کی مثالیں دیتے کہ انہوں نے کس طرح اعلیٰ طرز بیان سے اعلیٰ مقام حاصل کئے بڑے بڑے مشہور فلاسفروں۔ صوفیوں۔ بزرگوں اور عالموں کے کلام کے منتخب حصے بڑے دلچسپ انداز میں بیان فرماتے۔

اپنے ہم عصروں کے بارہ میں بہت دلچسپ باتیں بتاتے جن میں بعض نامور تاجر۔ صنعت کار۔ سیاستدان اور رفقائے کار ہوتے۔ ہمیشہ دلچسپ اور قابل تعریف باتیں۔ کبھی بھول کر بھی کسی کی برائی نہیں کی۔

آپ یہ پسند فرماتے تھے کہ میں شوخ رنگ کا لباس پہنوں۔ بیگ اور جوتا لباس کے رنگ کا ہو۔ گلابی رنگ زیادہ پسند تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرا ایک بھائی ہمیں کپڑے کی دکان پر لے گیا کہ بہن کو سوٹ خرید کر دینا ہے۔ ایک پرنٹ پسند آیا۔ جو دو قسم کا تھا۔ آپ نے ایک کی طرف اشارہ کیا کہ یہ خرید لو۔ پھر الگ ہو کر میرے کان میں کہا کہ ایسا پرنٹ محمود کی والدہ نے بھی پہنا تھا۔ چنانچہ میں نے وہ خریدا اور سلوا کر بہت دفعہ پہنا۔

ایک مرتبہ عید سے ایک روز پہلے ہمیں کچھ عزیز گھر واپس چھوڑنے آ رہے تھے۔ شام کا وقت تھا۔ آپ نے ان سے کہا۔ اگر کوئی دکان کھلی ہو تو ذرا کار وہاں روکیں۔ چنانچہ ایک پاکستانی دکان کے پاس رکے۔ آپ اتر کر گئے۔ تھوڑی دیر تک واپس آ گئے۔ گھر آ کر معلوم ہوا کہ آپ مہندی لینے کے لئے رکے تھے۔ چنانچہ میں نے عید کی خوشی میں مہندی ہاتھوں پر لگائی۔

آپ بہت زیادہ زندہ دل۔ خوش مزاج اور جوان تھے۔ صبح 3 میل کی پیدل سیر کے بعد سارا دن بھی کہیں نہ کہیں آنے جانے میں گزرتا۔ اپنی کار خریدنے سے پہلے ہم لوگ لندن انڈر گراؤنڈ سے پٹنی بیت الفضل تک جایا کرتے۔ اگر میں نہ بھی جاؤں یا ملازمت پر ہوں تو آپ اکیلے ہی بیت الفضل ٹرین پر چلے جاتے۔ ہر روز ان کی کوشش ہوتی کہ ظہر عصر حضرت صاحب کے پیچھے جا کر پڑھیں۔ ٹرین دو دفعہ بدلنا پڑتی تھی۔ بعد میں جب کار خرید لی تو آسانی ہو گئی۔ کراچی شروع کے سالوں میں مجھے ساتھ لے کر خود ہی کار چلاتے۔ اور بہت تیز چلاتے تھے۔ بعد میں وہاں کے حالات کے پیش نظر ان کے ساتھ خدام کی ڈیوٹی لگنا شروع ہو گئی۔ تو انہوں نے خود ڈرائیونگ چھوڑ دی۔

مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب صحیح معنوں میں عشق الٰہی میں سرشار تھے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی عنایات بے پایاں پر اس کے شکر گزار۔ عابد و زاہد پیارے بندے اور دوسری طرف خشیت الٰہی سے ڈرنے والے۔ ہر وقت استغفار کرنے والے۔ دعا کرتے وقت کی حالت کو حضرت بانی سلسلہ کے ان ارشادات کی روشنی میں بیان کرتے کہ جب:-

"دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کے لئے قوی اور مقتدر خدا سے طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اس کو موت کہہ سکتے ہیں۔ جب یہ حالت میسر آجاوے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔

(الحکم 17۔ جنوری 1905)

راتوں کو جاگ کر عبادت کرتے۔ منکسر المزاجی کا یہ عالم تھا کہ کبھی گھر میں دوسروں کو عبادت کے لئے نہ کہتے۔ اپنی عبادت کا ذکر تک نہ کرتے۔ اپنے عملی نمونہ سے تربیت کرنے کی کوشش کرتے۔

صاحبزادی مونا اور اسعد کریم کی شادی کے موقعہ پر ایک صاحب نے پنجابی شاعر میاں محمد بخش کا کلام احمدیہ ٹی پر سنایا۔ مکرم جناب چوہدری صاحب کو بہت پسند آیا۔ اور اس میں جو معرفت کے نکات بیان ہوئے ہیں مجھے سمجھائے۔ مثلاً شاعر کہتا ہے۔

سب سکھیاں پانی نوں آیاں۔ کوئی کوئی مڑسی بھر کے
جنہاں نے بھر کے سرتے رکھیاں۔ پیر دھرن ڈر ڈر کے

اس کا مطلب یہ ہے کہ سب لوگ نیک اعمال بجالانے میں کوشاں ہوتے ہیں۔ لیکن کسی کسی کو توفیق ملتی ہے۔ اور جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے زیادہ احسانات اور انعامات ہوتے ہیں۔ انہیں اتنا ہی زیادہ خوف الٰہی دامنگیر ہوتا ہے کہ انجام بخیر ہو۔

ایک مرتبہ آپ نے پنجابی میں کچھ شعر کہے جن میں میرا نام معشوق کے طور پر استعمال کیا۔ میں نے کچھ خفت محسوس کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ اہل اللہ لوگوں کی شاعری میں محبوب صرف ایک ہوتا ہے۔ یعنی ہستی باری تعالیٰ۔ انسان کو اظہار کے لئے کوئی فرضی معشوق بنانا ہوتا ہے۔ پھر اپنے بچپن کا ایک واقعہ سنایا کہ ایک بزرگ نے جن کا نام محمد حسین تھا۔ اپنی محبوبہ کا نام درخت کے پتوں پر لکھ رکھا تھا۔ ہم نے خود وہ پتے دیکھے تھے اور ان پر "حسین بی بی" لکھا ہوتا تھا۔ آپ کبھی کبھی مذاق میں مجھے پروین کی بجائے حسین بی بی کہہ کر پکارتے۔

آپ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر ایک دفعہ میں نے پوچھ ہی لیا کہ میری کمزوریوں کے باوجود آپ میرے ساتھ اتنے پیار سے پیش آتے ہیں!!! تو فرمایا۔ یہ آپ پر احسان نہیں بلکہ حکم خدا پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

حضرت صاحب کے ارشاد اور خطبات کا بے چینی سے انتظار ہوتا کہ حضرت صاحب نے کیا فرمایا ہے۔ احمدیہ ٹی وی سے پہلے کی بات ہے کہ میں اپنی ملازمت سے جمعہ کے روز بارہ بجے چھٹی کر کے سیدھی بیت الفضل جاتی۔ نوٹ بک اور پین لے کر بیٹھ جاتی۔ حضرت صاحب کے خطبہ جمعہ کو جلدی جلدی مختصر الفاظ میں لکھ لیتی۔ اور پھر شام 5 بجے گھر پہنچتی۔ مجھے معلوم ہوتا کہ 5 بجے کراچی سے ٹیلی فون آئے گا۔ مکرم چوہدری صاحب کو خطبہ جمعہ کے متعلق بتاتی۔ چند سال یہ طریق جاری رہا۔ پھر خطبہ جمعہ پہلے ٹیلی فون پر اور پھر TV پر نشر ہونے لگا۔ مکرم جناب مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نے ایک مرتبہ خاکسار کے اس معمولی سے کام کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے ذریعہ ہمارا رابطہ خطبہ جمعہ کے لئے حضرت صاحب سے رہا" حالانکہ یہ رابطہ صرف مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب کے اس بے تابانہ شوق کا مرہون منت تھا۔ جس سے وہ 5 بجے کراچی سے مجھے ٹیلی فون کر کے پوچھا کرتے تھے۔

آپ کی یہ کوشش ہوتی کہ حضرت صاحب کا کوئی ارشاد یا کوئی لفظ ایسا نہ ہو جس کو سن نہ سکیں اور فوراً تعمیل نہ کر سکیں۔ مجلس عرفان اور مجلس سوال و جواب باقاعدہ سنتے۔ آپ خود حضرت صاحب سے مجلس میں سوال نہ کرتے فرماتے میرے دل میں جب کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔ مجھے اس کا جواب مل جاتا ہے۔ جس دن آپ کراچی سے لندن پہنچتے اسی روز دربار امامت میں حاضری کے لئے بے چین ہوتے اور اکثر موقع مل بھی جاتا۔ لمبے سفر کے بعد بھی ہشاش بشاش ہوتے حالانکہ میری Jet lag کے باعث دو دن آنکھیں نہیں کھلتیں۔ مکرم چوہدری صاحب بہت مہم جو قسم کے تھے۔ سندھ میں لمبے لمبے سفر کرتے تھے۔ 1995ء میں آپ نے بذریعہ کار یورپ کا سفر کیا۔ سمندر کے نیچے سے جو سرنگ نکالی گئی ہے Channel Tunnel اس میں سے گزرے۔ فرانس۔ بیلجیئم۔ جرمنی۔ ہالینڈ کا سفر کیا۔ میں اپنی خرابی صحت کی وجہ سے ایک گھنٹہ کے سفر سے بھی گھبراتی ہوں۔ مگر جناب چوہدری صاحب کے ہمت دلانے پر چل پڑی اور تمام رستہ نہایت آرام سے گزرا۔

ہمارے اس سفر میں عزیزم راجہ مبارک احمد صاحب کو مکرم چوہدری صاحب کی رفاقت اور خدمت میسر آئی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے۔ جرمنی میں ہمارا قیام عزیزم خالد نواز صاحب کے یہاں ہوتا۔ جن کی اہلیہ صفیہ بیگم رشتہ میں مکرم چوہدری صاحب کی نواسی ہیں۔ ان کے بچوں کے ساتھ بہت پیار تھا۔ دبلے پتلے شاہد کی پھرتی کے باعث اس کا نام ٹارزن رکھا ہوا تھا۔ چوہدری خالد نواز ہماری بہت خدمت کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری صاحب کی وجہ سے خاکسار کو بھی عزت بخشی تھی۔

مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب اور آپا نصرت کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں محمود مختار صاحب۔ انیس مختار صاحب اور ایک بیٹی شاہدہ صاحبہ سے نوازا تھا۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکی ہوں۔ آپ کی اپنے بچوں کے ساتھ زیادہ بے تکلفی نہیں تھی۔ تاہم آپ کو اپنے بچوں۔ داماد محمود ورک صاحب۔ بہوؤں۔ پوتیوں نواسیوں اور نواسے کے ساتھ بے انتہا محبت تھی۔ اور وہ سب بھی آپ پر دل و جان سے فدا ہوتے تھے۔ آپ کی خدمت کو سعادت سمجھتے تھے۔

خاکسار کے ساتھ شادی۔ حضرت صاحب کے ایماء پر آپ کے بڑے بیٹے محمود مختار اور بہو حبیبہ بیگم نے کروائی تھی۔ حبیبہ کو مکرم جناب چوہدری صاحب کے ساتھ والہانہ عقیدت تھی۔ اور اس کا وہ برملا اظہار کیا کرتی تھیں۔ آپ اپنی پوتیوں اور نواسیوں کے لئے بہت دعائیں کرتے۔ ان کی کامیابیوں پر بہت زیادہ خوش ہوتے۔ سارہ مختار جو ملک بھر میں اول آئی ہیں۔ اس پینٹنگ کے مقابلہ میں جو پاکستان کی 50 سالہ جوبلی کے موقعہ پر بچیوں کے درمیان ہوا۔ اگر آپ زندہ ہوتے تو بے حد خوشی کا اظہار فرماتے۔

آپ کو اپنے بھائی کی اولاد کے ساتھ بہنوں کی اولاد در اولاد کے ساتھ بھی بہت پیار تھا۔ گزشتہ سال بھی حسب معمول چند گھنٹوں کے لئے اپنے گاؤں گئے۔ اور اپنے فوت شدہ بھائی کے چھوٹے بیٹے اور اس کے بچوں سے ملے۔ بعد میں مجھے بتایا کہ اس دفعہ میں نے ضرور گاؤں جانا تھا۔ میرے بھتیجے یہ نہ سوچیں کہ ہمارے باپ کی وفات کے بعد ہمارا کوئی والی وارث ہی نہیں۔

آپ نے اپنی بہن محمد بی بی صاحبہ کے متعلق بڑی محبت اور فخر کے ساتھ مجھے بتایا کہ ان کی شادی شیعہ گھرانہ میں ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں 4 بیٹے اور 5 بیٹیاں عطا فرمائیں۔ تمام عمر دونوں میاں بیوی اپنے اپنے عقیدہ پر مضبوطی سے قائم رہے اور ایک دوسرے پر اعتراض نہ کیا۔ مکرمہ محمد بی بی صاحبہ نے اپنے بچوں کی اس طریق پر تربیت کی کہ سب بیٹیاں باپ کی زندگی میں ہی احمدی تھیں۔ بیٹے اور ان کی اولادیں بھی آہستہ آہستہ سلسلہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ آپ کی بہن چندہ باقاعدہ بھجواتی تھیں اور جلسہ سالانہ پر ربوہ پہنچتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص اور قربانی کے نتیجہ میں ان کی آئندہ نسلوں میں احمدیت جاری کی۔ آپ کی دوسری بہن رسول بی بی صاحبہ نے 1996ء میں وفات پائی۔ آپ کے سب بچے بھی بفضل خدا مخلص احمدی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوں تو مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور میرے لئے سب کا ذکر ممکن نہیں۔ تاہم جن احباب کے ساتھ دوستی اور اخوت کا گہرا رشتہ تھا۔ ان میں مکرم جناب ثاقب زیروی صاحب۔ مولانا سلطان محمود انور صاحب۔ مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب۔ مرزا عبدالرشید بیگ صاحب۔ یو زیڈ تاثیر صاحب۔ ڈاکٹر دلدار صاحب۔ عبدالحمید غازی صاحب۔ راجہ ناصر احمد صاحب۔ منظور احمد شاد صاحب۔ بیرسٹر مبارک احمد صاحب۔ ملک مبشر صاحب۔ میجر بشیر طارق صاحب قابل ذکر ہیں۔ (عبیداللہ علیم صاحب۔ عبدالشکور اسلم صاحب کیپٹن شمیم خالد صاحب۔ شریف اشرف صاحب۔ چوہدری رکن الدین صاحب۔ مولوی صدرالدین کھوکھر صاحب اور زرتشت منیر احمد صاحب) قادیان دارالامان کے تاریخی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ کراچی سے دہلی پہنچے۔ آپ نے خود برطانیہ کے امیر صاحب کی وساطت سے میرے لندن سے دہلی پہنچنے کا انتظام کیا۔ میں باقاعدہ طور پر قافلہ میں شامل نہیں تھی۔ تاہم اس ہوائی جہاز پر سفر کرنے کی سعادت حصہ میں آئی جس پر ہمارے پیارے امام حضرت امام جماعت الرابع نے اپنے اہل خاندان اور اہل قافلہ کے ساتھ سفر کیا۔ دہلی میں ہمارا قیام ہوٹل میں تھا۔ ہوائی عملہ کی سٹرائیک کے باعث ہم نے دہلی سے امرتسر کا سفر ریل کے ذریعہ کیا۔ جو 12 گھنٹے کا سفر تھا۔ لندن سے قادیان پہنچنے تک میں تو ہوائی سفر کی تکلیف۔ ہوٹل اور دکان کے کھانے کے باعث۔ شدید سردی اور ریل گاڑی کے بغیر مناسب بندوبست کے سفر کی وجہ سے شدید بیمار ہو گئی۔ بیمار تو پہلے سے تھی۔ ان وجوہات کے باعث بیماری شدت اختیار کر گئی۔ اور اس نہایت بابرکت تاریخی سفر کا پوری طرح لطف نہ حاصل کر سکی۔ مکرم چوہدری صاحب نے وعدہ کیا ہوا تھا کہ ایک دفعہ پھر قادیان لے کر جائیں گے۔ تاکہ میں اپنی حسرتیں پوری کر سکوں۔

قادیان سے ہم ایک دن امرتسر گئے۔ مکرم جناب چوہدری صاحب کے علاوہ مکرم جناب مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب اور مکرم بیرسٹر مبارک احمد صاحب بھی ساتھ تھے۔ امرتسر میں دربار صاحب اندر باہر سے دیکھا۔ ایک جگہ پر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کو سروپا (نارنجی زرد رنگ کا سر پر لپیٹنے والا کپڑا) دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ یہ بہت عزت کا نشان ہوتا ہے اور صرف کسی کسی کو دیا جاتا ہے۔

جلسہ کے بعد قادیان سے ہم لوگ واہگہ کے راستہ لاہور پہنچے۔ اس سارے عرصہ میں مکرم جناب چوہدری کی صحت بالکل ٹھیک رہی۔ اور انہوں نے سارا سارا دن اپنی جماعت کے وفد کے ساتھ ڈیوٹی دی۔ لاہور پہنچ کر ان کو Bronchitus کی شدید تکلیف ہو گئی اور کئی دن تک رہی۔ تاہم آپ کبھی اپنی بیماری کی شکایت نہیں کرتے تھے۔ جب بھی حال پوچھا جاتا۔ اپنے مخصوص لہجہ میں سب تعریف اللہ کے لئے ہی کہتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31301 میں پروین اختر زوجہ محمد سلیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چراغ کالونی شاد باغ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-5-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 26 تولہ مالیتی ایک لاکھ تیس ہزار روپے اور حق مہر بتیس روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ پروین اختر۔ چراغ کالونی حلقہ مصری شاہ لاہور گواہ شد نمبر1 محمد سلیم۔ چراغ کالونی حلقہ مصری شاہ لاہور گواہ شد نمبر2 انصر کلیم چراغ کالونی حلقہ مصری شاہ لاہور۔

مسل نمبر 31302 میں عبدالقدوس ناصر ولد عبدالرحیم سلیم قوم راجپوت راٹھور پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C-460 فیصل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/2500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالقدوس ناصر C-460 فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 مرزا ذکریا مرتضیٰ فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر2 سید منصور احمد 583/D فیصل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر 31303 میں امتہ الحمید زوجہ غلام حسین قمر بلوچ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 23 تولہ مالیتی/115000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 80X50 واقع چکلالہ ضلع راولپنڈی۔ 3۔ پرائز بانڈ مالیتی/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحمید اسلام آباد گواہ شد نمبر1 عبدالسنان فیاض اسلام آباد گواہ شد نمبر2 منیر احمد اسلام آباد۔

مسل نمبر 31304 میں طاہرہ پروین بنت منیر محمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی مالیتی/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طاہرہ پروین فاروق آباد محلہ رسولپورہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر1 مظفر احمد محلہ شریف پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد نمبر2 محمد رشید شاد محلہ شریف پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر 31305 میں زبیدہ بی بی زوجہ نصیر احمد صاحب قوم باٹھ پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی مکان نمبر 552/3 کمبوہ کالونی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجود قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی بیس ہزار 20000 روپے اور حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہور بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زبیدہ بی بی مکان نمبر 552/3 کمبوہ کالونی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر1 ماسٹر مظفر احمد محلہ شریف پورہ فاروق آباد گواہ شد نمبر2 محمد رشید شاد محلہ شریف پورہ فاروق آباد

مسل نمبر 31306 میں نور احمد ولد عبدالقادر صاحب قوم باجوہ عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک احاطہ مالیتی/50000 روپے۔ اور نقد رقم جو بینک میں ہیں/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نور احمد چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر1 محمد اصغر چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر2 مسعود احمد پسر موصی۔

مسل نمبر 31307 میں بشریٰ قیوم زوجہ عبدالقیوم قوم خواجہ پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی تیرہ گرام مالیتی/5200 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ قیوم G-224 بلاک نمبر2 سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ گواہ شد نمبر1 عبدالقیوم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 نصیر احمد فاروقی کوئٹہ۔

مسل نمبر 31308 میں مقبول بیگم زوجہ مکرم محمد افضل قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنڈن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-7-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہر-/500 روپے- اور زیورات طلائی کڑے 2 عدد ایک ہار ایک جوڑی کانٹے اور انگوٹھیاں 4 عدد مالیتی-/1500 پونڈ- اس وقت مجھے مبلغ-/250 پونڈ ماہوار بصورت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ مقبول بیگم لنڈن گواہ شد نمبر1 مبارک احمد ظفر لنڈن U.K. گواہ شد نمبر2 ظہیر احمد ولد محمد شریف لنڈن U.K.-

مسل نمبر 31309

Sumardi Hasan s/o Sabur

پیشہ تجارت عمر 69 سال بیعت 1957ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- مکان برقبہ 60 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/10000000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/480000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد Sumardi Hasan ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Eman Sanusi انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Djuned پسر موصی-

مسل نمبر 31310

میں تنویر احمد ولد چوہدری گلزار احمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/2000+1000 روپے ماہوار بصورت ملازمت و بٹائی کاشت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد تنویر احمد نصرت آباد فارم P/O فضل بھمبرو ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر1 محمد قاسم وصیت نمبر 13446 گواہ شد نمبر2 لطیف احمد سیکرٹری مال نصرت آباد فارم سندھ-

مسل نمبر 31311

میں وقار احمد ولد عبد السمیع قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-4-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد وقار احمد نور منزل علی پور P/O خاص ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر1 عبد السمیع والد موصی گواہ شد نمبر2 نثار احمد برادر موصی-

مسل نمبر 31312

میں بشیر احمد بھٹی ولد شہاب الدین بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاشت کاری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زمین برقبہ ایک ایکڑ واقع الفردوس فارم ضلع گوجرانوالہ مالیتی-/105000 روپے اور بھینس مالیتی-/13000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد بشیر احمد بھٹی ساکن مبارک آباد P.O خاص بشیر آباد ضلع حیدر آباد سندھ گواہ شد نمبر1 محمد داؤد بھٹی وصیت نمبر 29264 گواہ شد نمبر2 محمد حسین مسل نمبر 30887-

بقیہ صفحہ 1

سلامتی ہو جاتی ہے- لیکن اگر نہیں سلامتی تو فتنہ کے بعد نہیں- کوئی نظیر نہیں بتلائی جا سکتی کہ فتنہ کے بعد کوئی قوم سلامت رہی ہو-

پھر حیرت ہے باوجود یہ جانتے ہوئے کیسے لوگ فتنہ اندازی سے نہیں ڈرتے مگر حقیقت یہی ہے کہ لوگ نہیں جانتے کہ فتنہ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے- پس خوب یاد رکھو کہ فتنہ نے کسی قوم کو سلامت نہیں رکھا- حتیٰ کہ (دین حق) کی جو کہ آخری جماعت ہے اور جو اپنے سے پہلی تمام جماعتوں سے برگزیدہ ہے- وہ بھی اس کے بد نتائج سے نہ بچ سکی تو پھر ہماری جماعت جو (دین حق) سے باہر نہیں بلکہ جس کا دعویٰ یہ ہے کہ اگر حقیقی (دین حق) اس وقت کسی جماعت کے پاس ہے تو خدا کے فضل سے ہماری ہی جماعت ہے- پس کیسے فتنہ کے بد نتائج سے محفوظ رہ سکتی ہے-

پس میں ہوشیار کرتا ہوں کہ ان تمام بلاؤں اور ہلاکتوں سے بچنے کا صرف ایک ہی گر ہے وہ ہے اتفاق و اتحاد- جب تک اتفاق و اتحاد سے رہو گے اور جب تک اسی کوشش میں رہو گے کہ کسی طرح اس راہ کو نہ چھوڑیں کوئی بڑے سے بڑا دشمن بھی فتح نہیں پا سکے گا- لیکن اگر یہ باتیں چلی گئیں- اختلاف رونما ہو گیا تو چھوٹے چھوٹے آدمی بھی تم پر غالب آ جائیں گے-

(از خطبہ 24- اگست 1917ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم حافظ عبد الاعلیٰ صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے چچا مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب آف پھیرو چیچی' گنری' گردے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں- احباب سے دعا کی درخواست ہے-

○ مکرم محمد سلیم صاحب کارکن جامعہ احمدیہ کی بیٹی علیمہ بشریٰ صاحبہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں- احباب سے درخواست دعا ہے-

○ مکرم محمد بھٹہ صاحب صدر جماعت احمدیہ مصطفیٰ آباد ضلع قصور کے بیٹے مشتاق احمد زخمی ہو گئے ہیں- اب حالت بہتر ہے- صحت کاملہ اور دیگر پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ مکرم رانا کلیم احمد صاحب عقب جہانگیر پارک جنرل ہسپتال لاہور کی ہمشیرہ جو ایک ماہ سے بیمار ہیں ان کے ہاتھ اور بازو میں تکلیف ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تندرستی عطا فرمائے-

○ مکرم فیض محمد خان رند ابن مکرم محمد خان رند صاحب سکنہ بیٹ چین والا حال دار الصدر جنوبی (احاطہ نصرت گرلز ہائی سکول) گزشتہ دو ماہ سے بوجہ بخار علیل ہیں- کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے- احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

نکاح

○ مکرم نوید احمد صاحب ابن مکرم منیر الدین صاحب طاہر آف راولپنڈی کے نکاح ہمراہ عزیزہ دردانہ سعید صابہ بنت مکرم سعید احمد صاحب آف گوجرانوالہ کا اعلان بعوض حق مہر مبلغ بیس ہزار روپے مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 97-9-16 کو گوجرانوالہ میں کیا- احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری ڈاکٹر نور احمد صاحب آف دار الیمن وسطی مورخہ 21- ستمبر 1997ء کو فضل عمر ہسپتال میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے-

جنازہ مورخہ 22- ستمبر کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں ناظر صاحب اصلاح و ارشاد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا- موصوف موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی- اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے-

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 10- اکتوبر 1997ء

12-00	رات- اردو کلاس-
1-00	بزم مشاعرہ- سلیم شاہجہانپوری کے ساتھ ایک شام-
2-00	ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
3-00	ڈچ زبان سیکھئے-
4-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30	چلڈرنز کارنر-
5-00	لقاء مع العرب-
6-00	کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت حصہ 16-
6-30	الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 35 (94-6-22) حصہ دوئم-
7-00	اردو کلاس-
8-00	ڈچ زبان سیکھئے-
9-00	ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
10-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر-
11-00	پشتو پروگرام-
12-00	بزم مشاعرہ- سلیم شاہجہانپوری کے ساتھ ایک شام-
1-00	لقاء مع العرب-
2-00	اردو کلاس-
3-00	کمپیوٹر سب کے لئے حصہ 28-
4-05	تلاوت- خبریں-
4-30	درود شریف اور نظم-
5-00	خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
6-00	بنگالی پروگرام-
7-00	حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
8-00	لقاء مع العرب-
9-00	خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-05	تلاوت- حدیث
10-30	چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00	جرمن سروس-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9 اکتوبر۔1997ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ فوج اور ہم ایک ہیں۔ حکومت اور آرمی میں مکمل ہم آہنگی ملک کے لئے بڑی اچھی اور خوش کن بات ہے۔ جنرل جہانگیر کرامت کے حکومت کی حمایت میں بیان سے سیاسی استحکام آئے گا۔ عوام کے مسائل حل ہوں گے اور اقتصادی بحالی تیز ہو گی۔ آرمی چیف کا موقف ضمیر کے عین مطابق اور قومی امنگوں کا آئینہ دار ہے جنرل صاحب اور میرا مشترکہ موقف ہے کہ پاکستان میں عدلیہ اور انتظامیہ کے مابین کوئی محاذ آرائی نہیں ہے۔ اختلاف رائے کہاں نہیں ہو جاتا۔ اسے بھی مفاہمت کے ساتھ دور کر لیا جاتا ہے۔ حالیہ اختلاف رائے ہم دوستانہ ماحول میں طے کرنے کے لئے کوشاں ہیں اور انشاء اللہ بطریق احسن یہ معاملہ طے ہو جائے گا۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ انسانی حقوق عالمگیر ہوتے ہیں کیا جموں و کشمیر دنیا کا حصہ نہیں کہ وہاں بھارت انسانی حقوق کی دھجیاں اڑا رہا ہے۔ اور کوئی اسے روکنے والا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق حل کروانا اقوام متحدہ کے ممبر ملکوں کا بنیادی فریضہ ہے۔ وزیراعظم پارلیمنٹ سے ملکہ کے خطاب کے بعد کلمات تشکر ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر کے پارلیمنٹ میں آنے کے مثبت رویے کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ ملکہ کا پارلیمنٹ سے خطاب پارلیمانی تاریخ کا سنگ میل ہے۔

○ ملکہ الزبتھ دوئم نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ برطانیہ پاکستان اور بھارت کی دشمنی ختم کرانے کی کوشش کرے گا۔ دونوں ملکوں کی گولڈن جوبلی اس مقصد کے لئے اچھا موقع ہے۔ پاکستان کو نظریاتی طور پر ترقی یافتہ بنائے بغیر عدلیہ اپنا کردار بہتر طور پر ادا نہیں کر سکتی۔ شہریوں کو مساوی حقوق و اختیارات دینے سے پاکستان ایشیائی ٹائیگر بن سکتا ہے۔ قائداعظم نے پاکستان اور اس کے شہریوں کو اعلیٰ معیار دیا۔ برطانیہ اور پاکستان کے تعلقات دو بڑے مذاہب اسلام اور عیسائیت کے تعلقات ہیں۔ ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے مختلف مذاہب میں مذاکرات ضروری ہیں۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ برطانوی ملکہ الزبتھ دوم کا پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب روح پرور تھا پاک بھارت مذاکرات کا سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔ امید ہے اگلا دور جلد شروع ہو گا۔ بھارتی فائرنگ بلا جواز تھی۔

○ ملکہ الزبتھ اور صدر فاروق احمد لغاری کے درمیان ایوان صدر میں باضابطہ ملاقات ہوئی ہے۔ صدر مملکت نے اس موقعہ پر پاک برطانیہ تعلقات اور علاقائی صورت حال پر روشنی ڈالی۔ ملکہ الزبتھ نے پاکستان پہنچنے پر اپنی مسرت کا اظہار کیا۔ بعد ازاں ایوان صدر میں ملکہ کے اعزاز میں عشائیہ کے موقع پر صدر مملکت نے کہا کہ پاکستان برطانیہ کے ساتھ اپنی قریبی تعلقات کو بے حد اہمیت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی گولڈن جوبلی یوم آزادی کے موقعہ پر آپ کی آمد نہ صرف خوش آئند ہے بلکہ اس سے پاکستان کی آزادی کی خوشیاں دوبالا ہو گئی ہیں۔ آپ کی شخصیت کے سحر کے باعث دولت مشترکہ یک جان ہے۔

○ برطانوی ملکہ نے قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی۔ سپیکرز چیمبر میں ہونے والی اس ملاقات میں شہزادہ فلپ۔ برطانوی ہائی کمشنر۔ وسیم سجاد اور سپیکر و ڈپٹی سپیکر بھی موجود تھے۔

○ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق عوامی سطح پر ملکہ برطانیہ کا استقبال مایوس کن رہا ہے۔ برطانیہ سے آئے ہوئے بیشتر صحافیوں کی قائم کردہ امیدوں کے خلاف ملکہ کی آمد سے متعلق عام لوگوں میں کوئی خاص جوش و خروش نظر نہیں آیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے بیرون ملک جانے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ احتساب سیل کے چیئرمین سینٹر سیف الرحمٰن کی درخواست پر ان کا نام ای سی ایل میں شامل کروایا گیا۔ چیئرمین احتساب سیل نے کہا ہے کہ محترمہ کسی غلط فہمی میں نہ رہیں۔ ہم قوم کو ایک اور خوشخبری سنائیں گے۔ اگر غیر ملکی بینکوں میں بے نظیر کے اکاؤنٹس نہیں ہیں تو وہ سوئٹزر لینڈ کے چکر کیوں لگاتی ہیں۔ اب جہاں میں جاتا ہوں میرے پیچھے پہنچ جاتی ہیں۔ چند ہفتوں میں لوٹ مار کی تفصیل بمعہ ثبوت پیش کریں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے رہنما چوہدری اعتزاز احسن نے سپیکر قومی اسمبلی کو کہا ہے کہ آئندہ اگر پارلیمنٹ کے کسی ایسے مشترکہ اجلاس میں جس میں کسی غیر ملکی معزز مہمان نے خطاب کرنا ہو گا قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر کو بولنے کا موقعہ نہ دیا گیا تو ہم اس مشترکہ اجلاس کا بائیکاٹ کریں گے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سیکرٹری جنرل اکرم شیخ کی اپیل پر حکم جاری کرتے ہوئے پاکستان بار کی جانب سے سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی معطلی کے حکم کو معطل کر دیا ہے۔

○ ڈاکوؤں نے بھکر سے لاہور آنے والی بس سڑک بلاک کر کے لوٹ لی۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد نقدی۔ گھڑیاں اور طلائی زیورات چھین کر ڈاکو فرار ہو گئے۔

○ کراچی میں دہشت گردوں نے ایک نوجوان کو ذبح کر دیا۔ ماڈل کالونی میں محکمہ صحت کے ڈپٹی ڈائریکٹر کے گھر پر حملہ کر کے اسے تشدد کا نشانہ بنایا۔ دو مشاورتی کونسلر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ صدر کراچی میں دہشت گرد ایک کمپنی کے گارڈ کو زخمی کر کے ساڑھے تین لاکھ لوٹ کر فرار ہو گئے۔

○ وفاقی وزیر قانون خالد انور نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ میں وکلاء کے براہ راست جج تعیناتی کی تجویز میں نے نہیں دی اور نہ ہی کسی ایسی تجویز کے حق میں ہوں۔

○ عارفوالہ میں شرابیوں کی فائرنگ سے مسلم لیگی رہنما کا بھائی ہلاک۔ اور ایک ملزم بھی مارا گیا ہے۔ غنڈہ گردی اور قتل کے خلاف مسلم لیگ اور یوتھ ونگ نے احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے سڑکوں پر ٹائر جلائے۔

○ اسرائیلی وزیراعظم نتن یاہو مغربی کنارے کے دیہی علاقوں سے اسرائیلی فوج کی جلد واپسی پر رضامند ہو گئے ہیں۔ عرفات اور نتن یاہو کی ملاقات میں فیصلہ کیا گیا کہ اسرائیل اور فلسطین کی سلامتی کے لئے دونوں رہنما تعاون کریں گے۔ دونوں سربراہوں کے درمیان امریکی ایلچی کی موجودگی میں تین گھنٹے ملاقات جاری رہی۔

○ بھارت نے اعلان کیا ہے کہ کشمیر پر ملکہ الزبتھ کی ثالثی قبول نہیں کریں گے۔ امید ہے وفد یہ مسئلہ نہیں اٹھائے گا۔ کشمیر میں ریفرنڈم کے بارے میں برطانوی نائب وزیراعظم خارجہ کا بیان غیر ذمہ دارانہ ہے۔

○ ملاوٹ شدہ پٹرول بیچنے والوں کے لائسنس منسوخ کر کے پمپ سربمہر کر دیئے کر دیئے گئے ہیں۔ پاکستان میں تیل کی تلاش کا 3 سال کی مدت کا کام 50 سال میں مکمل کیا گیا ہے۔ تیل کی پیداوار میں کمی ہو گئی ہے۔ گیس کے ذخائر 2008ء تک کافی ہیں۔ ترکمانستان سے پائپ لائن کے ذریعے گیس کی فراہمی 2000ء میں شروع ہو جائے گی۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
4.30 تا 8.30 شام

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ اینڈ فرانکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

SELECT WITH CARE ....
.... DEAL WITH DARE
بابرکت شہر ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا ادارہ
ملک پراپرٹی ایڈوائزر رجسٹرڈ
ملک زیاد عمر اسد MSC
6۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون آفس: 211367۔ رہائش: 367

حیرت انگیز سیل
اب ہم نے اپنے کرم فرماؤں کیلئے فینسی بیڈ شیٹ کی سیل شروع کی ہے
صرف 15 نومبر تک
• چائنہ سیٹ کڑھائی والے • پاکستانی سیٹ کڑھائی والے • سلکی فوم کڑھائی والے سپین کے سیٹ • گل ٹیکس ریشم • گل ٹیکس کاٹن نیز سنگل و ڈبل کاٹن بیڈ شیٹ بھی سیل میں خریدیں
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
فون: 568

PIM'S STUDIO
واہ کینٹ میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اپنی زندگی کے یادگار لمحات جدید آلات سے محفوظ کریں۔ سٹل فوٹو گرافی کیلئے خدمات حاصل کریں • رنگین و بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے سٹوڈیو پر تشریف لائیں۔ احمدیوں کیلئے خصوصی رعائت
پمز سٹوڈیو B-64 نزد سنٹرل مارکیٹ لالہ رخ واہ کینٹ
پروپرائٹر: فہیم احمد یم